Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۲۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

یوم بدھ

قیمت فی پرچہ ۲۵ پیسے

جلد ۶۷/۳۲	۱۲ ربیع الثانی ۱۳۹۸ھ ۲۲ امان ۱۳۵۷ہش ۲۲ مارچ ۱۹۷۸ء	نمبر ۶۷

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۲۲ امان ۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ رکھے برکتوں سے معمور لمبی زندگی عطا فرمائے اور ہر طرح حضور کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

ہمارے اتحاد کو کوئی آنچ نہ آنے پائے ایک متحدہ قوم کی حیثیت سے آگے بڑھتے چلے جائیے

یہی وہ راستہ ہے جس پر چل کر پاکستان دنیا کے ملکوں میں ایک اعلیٰ مقام حاصل کر سکتا ہے

بانیٔ پاکستان قائدِ اعظم محمد علی جناح کے زرّیں ارشادات

"پاکستان کی سرگزشت مشکلات کے خلاف ایک مسلسل جدّ و جہد کی کہانی ہے لیکن جس چیز نے ہمیں ہمّت نہ ہارنے دی وہ ہماری قومی یکجہتی تھی اور ہمارا یہ مضبوط ارادہ کہ ہم اپنے نئے ملک کو دشمنوں کے ہاتھوں تباہ نہ ہونے دیں گے ہم سخت ترین طوفانوں سے گذر چکے ہیں اور ساحلِ امن گو دور سہی مگر اب نظروں کے سامنے ہے ہم اپنے مستقبل کے متعلق پورا بھروسہ اور اطمینان رکھتے ہیں مگر شرط یہ ہے کہ اپنی قوّتوں کو اندرونی اختلافات کی نذر نہ کریں۔" (۱۷ اگست ۱۹۴۸ء کو عید الفطر کے موقع پر قائدِ اعظم کا پیغام)

"پاکستان کی تعمیرِ نو کے لئے اور اسے ایک عظیم اور شاندار ملک بنانے کے لئے اتحاد کی ضرورت اس سے کہیں زیادہ ہے جو اب سے پہلے پاکستان حاصل کرنے کے لئے درکار تھی" (۱۷ اپریل ۱۹۴۸ء کو گورنمنٹ ہاؤس پشاور میں قبائلی جرگہ سے قائدِ اعظم کا خطاب)

"تنظیم اور اتحاد ہمارے لئے اتنے اہم پہلے نہ تھے جتنے اب ہیں۔ ہم صرف متحدہ کوشش اور اپنی قسمت پر بھروسہ کر کے ہی اُس پاکستان کو حقیقت بنا کر پیش کر سکتے ہیں جس کا ہم نے خواب دیکھا تھا۔" (۱۷ اگست ۱۹۴۸ء کو عید الفطر کے موقع پر قائدِ اعظم کا پیغام)

"ابھی بہت سے اہم کام ہیں جو ہمیں انجام دینے ہیں اور بہت سے خطرات ہیں جن کا مقابلہ کرنا ہے انہیں ہم سر تو یقیناً کر لیں گے لیکن اگر ہمارے اتحاد کو کوئی آنچ نہ آنے پائے اور ایک متحدہ قوم کی حیثیت سے آگے بڑھنے کے ارادہ میں کوئی خلل نہ آئے تو ہم یہ کام بہت جلد کر سکیں گے یہی وہ راستہ ہے جس پر چل کر ہم پاکستان کے لئے جلد از جلد اور یقینی طور پر دنیا کے ملکوں کی برادری میں ایک اعلیٰ مقام حاصل کر سکتے ہیں۔"

(۱۴ اگست ۱۹۴۸ء کو قائدِ اعظم کا پیغام)

پبلشر: مسعود احمد ۔ پرنٹر: سید عبدالحی ۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقام اشاعت: دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

روزنامہ الفضل ربوہ
۲۲ امان ۱۳۵۷ہش
۲۲ مارچ ۱۹۷۸ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ کا وعدہ اور حقوق اللہ کی ادائیگی

اللہ تعالیٰ نے جن مومنوں کو اَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ کی بشارت سے نوازا ہے اُن کی ایک بنیادی صفت یہ ہوتی ہے کہ وہ تقویٰ کی راہ پر گامزن ہونے کے باعث صحیح معنوں میں متقی ہوتے ہیں۔ تقویٰ کا نور ان کے اندر بھی ہوتا ہے اور باہر بھی۔ وہ خدا تعالیٰ کو اپنی پناہ بنا لیتے ہیں اس لئے وہ ہر قسم کے شر و بدی سے محفوظ رہتے ہوئے رضائے الٰہی کے حصول میں لگے رہتے ہیں اور خدا تعالیٰ انہیں فوز و فلاح اور غلبہ کی بشارتوں سے نوازتا چلا جاتا ہے اور وہ ہمیشہ ہی دوسروں پر غالب رہتے ہیں۔

تقویٰ کی راہ پر گامزن ہونے کی ایک واضح علامت یہ ہوتی ہے کہ وہ حقوق اللہ اور حقوق العباد کو کماحقہ تعہد اور مستعدی کے ساتھ ادا کرنے میں لگے رہتے ہیں۔ انہیں ہر وقت یہ فکر لاحق رہتا ہے کہ کہیں ان ہر دو قسم کے حقوق کی ادائیگی میں اُن سے کوئی غفلت اور کوتاہی سرزد نہ ہو جائے۔ ایسا وہ اس لئے کرتے ہیں تاکہ وہ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ کی رُو سے عنداللہ مومن قرار پائیں اور اللہ تعالیٰ اپنے فضل خاص کے نتیجہ میں اَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ کے وعدہ کو ان کے حق میں پورا کرتا چلا جائے۔ اللہ تعالیٰ نے خود قرآن مجید میں مومنوں کو مخاطب کرکے اُنہیں حکم دیا ہے کہ اگر وہ حقیقی معنوں میں مومن ہیں اور چاہتے ہیں کہ مومن ہونے کی بنا پر اَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ کا وعدہ اُن کے حق میں پورا ہو تو انہیں چاہئیے کہ وہ اللہ کا تقویٰ اختیار کریں اور اس کے عملی تقاضا کے طور پر حقوق اللہ اور حقوق العباد کو کماحقہ ادا کرنے والے بنیں۔ چنانچہ فرماتا ہے:-

فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَصْلِحُوْا ذَاتَ بَيْنِكُمْ وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗۤ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝ (الانفال آیت ۲)

ترجمہ:- تم اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور (بنی نوع انسان کے مابین) باہمی معاملات سلجھانے میں لگے رہو اور (مزید برآں یہ کہ) اللہ اور رسول کی فرمانبرداری اختیار کرو، اگر تم سچے مومن ہو۔

اس آیہ کریمہ میں سچے مومن ہونے کی یہ علامت بیان کی گئی ہے کہ ایسے مومن تقویٰ کے وصف سے مزین ہوتے ہیں اور اس کے عملی تقاضے کے طور پر اوّل وہ حقوق العباد کی ادائیگی کا خاص خیال رکھتے ہیں دوسرے حقوق اللہ کی ادائیگی میں بھی کوئی کسر اُٹھا نہیں رکھتے۔ چنانچہ اَصْلِحُوْا ذَاتَ بَيْنِكُمْ میں اللہ تعالیٰ نے حقوق العباد کی ادائیگی کی طرف اور اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ میں حقوق اللہ کی ادائیگی کی طرف توجہ دلائی ہے کیونکہ رسول کی اطاعت کرکے بھی اللہ ہی کی اطاعت کا حق ادا کیا جاتا ہے۔ وجہ اس کی یہ ہے کہ رسول اپنے پاس سے کچھ نہیں کہتا بلکہ اُسی حکم کی اطاعت کراتا ہے جو اسے خدا کی طرف سے ملتا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے خود فرمایا ہے کہ مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ (النساء آیت ۸۱) یعنی جو رسول کی اطاعت کرے تو سمجھو کہ اس نے اللہ کی اطاعت کی۔ اس سے ظاہر ہے کہ ایمان لانے والوں میں سے عنداللہ حقیقی مومن وہی قرار پاتے ہیں جو تقویٰ کی رُوح سے مملوء ہو کر حقوق اللہ اور حقوق العباد کو خاص تعہد کے ساتھ ادا کرنے میں لگے رہتے ہیں اور وہی ہوتے ہیں جن کے حق میں اَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ کا خدائی وعدہ ضرور بالضرور پورا ہوتا ہے۔

پھر اللہ تعالیٰ نے حقوق اللہ کی کماحقہٗ ادائیگی کے ضمن میں حقیقی مومنوں کے شغف کا ذکر کرتے ہوئے یہاں تک فرمایا ہے کہ حقیقی مومنوں کا تو یہ حال ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ کے ذکر پر اُن کے دل اُس کی خشیت سے بھر جاتے ہیں اور اُس کی آیات سُن کر اُن کا ایمان اور زیادہ بڑھ جاتا ہے اور وہ پہلے سے بھی زیادہ جذبہ و جوش کے ساتھ حقوق اللہ کی ادائیگی میں مصروف ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ سورۃ الانفال کی اُس آیت کے معاً بعد (جس میں اُس نے اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ کے لازمی تقاضے کے طور پر حقوق اللہ ادا کرنے کا حکم دیا ہے) مزید فرماتا ہے:-

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ وَاِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ اٰيٰتُهٗ زَادَتْهُمْ اِيْمَانًا وَّعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ۝ الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۝ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا ؕ لَهُمْ دَرَجٰتٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَمَغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ ۝ (الانفال آیات ۳ تا ۵)

ترجمہ:- مومن تو صرف وہی ہیں کہ جب (اُن کے سامنے) اللہ کا ذکر کیا جائے تو اُن کے دل ڈر جائیں اور جب ان کے سامنے اُس کی آیات پڑھی جائیں تو وہ اُن کے ایمان کو بڑھا دیں نیز (مومن وہ ہیں) جو اپنے رب پر توکل کرتے ہیں (اسی طرح حقیقی مومن وہ ہیں) جو نمازوں کو (شرائط کے مطابق) ادا کرتے ہیں اور جو کچھ ہم نے انہیں دیا ہے اُس میں سے (خدا کی راہ میں) خرچ کرتے ہیں۔ یہ (مذکورہ بالا صفات رکھنے والے) ہی سچے مومن ہیں۔ ان کے رب کے پاس ان کے لئے (بڑے بڑے) مدارج اور بخشش کا سامان اور معزز رزق ہے۔

اس لحاظ سے اگر دیکھا جائے تو اَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ میں جن مومنوں کا ذکر ہے وہ اوّل تو یہ کہ تقویٰ سے مزین ہوتے ہیں دوم یہ کہ تقویٰ کے زیر اثر وہ حقوق اللہ اور حقوق العباد خاص تعہد سے بجا لاتے ہیں۔ جس طرح اللہ تعالیٰ نے خاص تعہد کے ساتھ حقوق اللہ ادا کرنے کی تاکید فرمائی ہے اُسی طرح بلکہ اس سے بھی زیادہ شدت کے ساتھ حقوق العباد کی کماحقہٗ ادائیگی کا حکم دیا ہے۔ جہاں تک اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ کی رُو سے حقوق العباد کی کماحقہٗ ادائیگی کے حکم کا تعلق ہے اس پر ہم آئندہ اشاعت میں روشنی ڈالیں گے انشاء اللہ العزیز۔

وباللہ التوفیق ٭

قیامِ پاکستان اور حضرت امام جماعت احمدیہ کا پُرشوکت بیان

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قیام پاکستان کے معاً بعد فرمایا:-

"پاکستان کا مسلمانوں کو مل جانا اس لحاظ سے بڑی اہمیت رکھتا ہے کہ اب مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے سانس لینے کا موقعہ میسر آگیا ہے اور وہ آزادی کے ساتھ ترقی کی دوڑ میں حصہ لے سکتے ہیں۔ اب ان کے سامنے ترقی کے اتنے غیر محدود ذرائع ہیں کہ اگر وہ اُن کو اختیار کریں تو دنیا کی کوئی قوم ان کے مقابلہ میں ٹھہر نہیں سکتی اور پاکستان کا مستقبل نہایت ہی شاندار ہو سکتا ہے۔ مگر پھر بھی پاکستان ایک چھوٹی چیز ہے ہمیں اپنا قدم اس سے آگے بڑھانا چاہیئے اور پاکستان کو اسلامستان کی بنیاد بنانا چاہیئے۔ بیشک پاکستان بھی ایک اہم چیز ہے، بیشک عرب بھی ایک اہم چیز ہے، بیشک حجاز بھی ایک اہم چیز ہے، بیشک مصر بھی ایک اہم چیز ہے، بیشک ایران بھی ایک اہم چیز ہے مگر پاکستان اور عرب اور حجاز اور دوسرے اسلامی ممالک کی ترقیات صرف پہلا قدم ہیں اصل چیز دنیا میں اسلامستان کا قیام ہے۔ ہم نے پھر سارے مسلمانوں کو ایک ہاتھ پر اکٹھا کرنا ہے، ہم نے پھر اسلام کا جھنڈا دنیا کے تمام ممالک میں لہرانا ہے، ہم نے پھر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام عزت اور آبرو کے ساتھ دنیا کے کونے کونے میں پہنچانا ہے۔ ہمیں پاکستان کے جھنڈے بلند ہونے پر بھی خوشی ہوتی ہے، ہمیں مصر کے جھنڈے بلند ہونے پر بھی خوشی ہوتی ہے، ہمیں عرب کے جھنڈے بلند ہونے پر بھی خوشی ہوتی ہے، ہمیں ایران کے جھنڈے بلند ہونے پر بھی خوشی ہوتی ہے مگر ہمیں حقیقی خوشی تب ہوگی جب سارے ملک آپس میں اتحاد کرتے ہوئے اسلامستان کی بنیاد رکھیں۔ ہم نے اسلام کو اس کی پرانی شوکت پر قائم کرنا ہے۔ ہم نے خدا تعالیٰ کی حکومت دنیا میں قائم کرنی ہے، ہم نے عدل اور انصاف کو دنیا میں قائم کرنا ہے اور ہم نے عدل و انصاف پر مبنی پاکستان کو اسلامک یونین کی پہلی سیڑھی بنانا ہے۔ یہی اسلامستان ہے جو دنیا میں حقیقی امن قائم کرے گا اور ہر ایک کو اس کا حق دلائے گا۔ جہاں روس اور امریکہ فیل ہوا صرف مکہ اور مدینہ ہی انشاء اللہ کامیاب ہوں گے۔"

(الفضل ۲۳ مارچ ۱۹۵۶ء ص۳)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کُتب سماویہ کی صداقت کا معیار

مکرم عبد الباسط صاحب طارق بٹ قائد مجلس خدام الاحمدیہ۔ گوجرہ

کسی مدعی وحی و الہام کی صداقت کو پرکھنے کی کئی صورتیں ہیں۔ مثلاً مدعی وحی و الہام کی دعویٰ سے پہلی زندگی کو بحیثیت دیانت اور صداقت وغیرہ دیکھا جاتا ہے یہ بھی دیکھا جائے گا کہ اس کی وحی صفاتِ الٰہیہ کے خلاف تو نہیں۔ یہ بھی دیکھنے والی بات ہے کہ اس کے الہامات یعنی اقوالِ الٰہی اور افعالِ الٰہی کے خلاف نہ ہوں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کے قول و فعل میں تضاد نہیں ہوتا۔ ایک اور معیار اس کی صداقت کا یہ ہے کہ اس کے الہامات کو خدا تعالیٰ کی فعلی تائید حاصل ہو۔ پس اگر الہام کے مطابق خدا تعالیٰ کی فعلی شہادت بھی مل جائے۔ تو پھر اس کی صداقت میں کسی قسم کا شبہ نہ رہے گا۔ یعنی جو وہ آئندہ کے متعلق پیشگوئیاں کرے وہ پوری ہو جائیں۔

اس لحاظ سے جب ہم انجیلی تعلیم یا مسیحی عقائد کو دیکھتے ہیں تو ان کو ان معیاروں کے مطابق نہیں پاتے۔ مثلاً ہم مسیحی تعلیم کو افعالِ الٰہیہ کے خلاف پاتے ہیں۔ کیونکہ مسیحی تعلیم یا انجیل انسان کی مختلف طاقتوں میں سے صرف ایک طاقت حلم اور عفو پر زور دیتی ہے۔ حالانکہ انسان کے اندر اس کے علاوہ اور بھی کئی طاقتیں ہیں۔ اگر ان طاقتوں اور قویٰ سے کام نہ لیا جائے تو یہ خدا تعالیٰ کے فعل پر اعتراض ہوگا۔ کہ نعوذ باللہ اس نے یہ قویٰ بے فائدہ پیدا فرمائے۔ حالانکہ تمام طاقتیں عین ضرورت اور مصلحت کے ماتحت پیدا کی گئی ہیں۔ ہمارا روزمرہ کا تجربہ ہے کہ نہ ہمیشہ عفو اور درگذر مفید ہوتا ہے اور نہ ہی سزا اور انتقام۔

چنانچہ اسی مصلحت کی بنا پر قرآن کریم نے اعلان کیا ہے:

"جزاء سیئة سیئة مثلها فمن عفا واصلح فاجره على الله"

یعنی بدی کی سزا اسی قدر ہے جس قدر بدی کی گئی مگر کوئی عفو کرے اور عفو میں اصلاح مقصود ہو۔ اس کا اجر اللہ تعالیٰ کے پاس ہے۔

یہ قرآن کریم کی تعلیم ہے۔ اور انجیل ہر جگہ بغیر شدید اور شرط عفو پر زور دے رہی ہے ہم قرآن کی تائید میں خدا تعالیٰ کا فعل بھی اسی طرح دیکھتے ہیں کہ وہ ہمیشہ مجرموں سے عفو اور نرمی کا سلوک نہیں کرتا بلکہ حسب حالات سزا اور عذاب بھی دیتا ہے

چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"درحقیقت قرآن شریف خدا تعالیٰ کے اس قانون قدرت کی تصویر ہے جو ہمیشہ ہماری نظر کے سامنے ہے یہ بات نہایت معقول ہے کہ خدا کا قول اور فعل دونوں مطابق ہونے چاہئیں یعنی جس رنگ اور طرز پر دنیا میں خدا تعالیٰ کا فعل نظر آتا ہے۔ ضرور ہے کہ خدا تعالیٰ کی سچی کتاب اپنے فعل کے مطابق تعلیم کرے نہ یہ کہ فعل سے کچھ ظاہر ہو اور قول سے کچھ اور ظاہر ہو۔ خدا تعالیٰ کے فعل میں ہم دیکھتے ہیں کہ ہمیشہ نرمی اور درگذر نہیں بلکہ وہ مجرموں کو طرح طرح کے عذابوں سے سزایاب بھی کرتا ہے ایسے عذابوں کا پہلی کتابوں میں بھی ذکر ہے اور ہمارا خدا صرف حلیم خدا ہی نہیں ہے بلکہ وہ حکیم بھی ہے اور اس کا قہر بھی عظیم ہے۔ سچی کتاب وہ کتاب ہے جو اس کے قانون قدرت کے مطابق ہے اور سچا قول الٰہی وہ ہے جو اس کے فعل کے مخالف نہیں۔ ہم نے کبھی مشاہدہ نہیں کیا کہ خدا نے اپنی مخلوق کے ساتھ ہمیشہ حلم اور درگذر کا معاملہ کیا ہو اور کوئی عذاب نہ آیا ہو۔"

(چشمہ مسیحی ص ۱۲-۱۳)

ایک علامت کسی وحی و الہام کی صداقت یہ ہے کہ اس میں بیان کردہ اخبار غیبیہ پوری ہو جائیں۔ قرآن کریم نے بھی یہ اصول بیان فرمایا ہے:-

"ویحق الله الحق بکلمته ولو کره المجرمون"

(سورۃ یونس: ع ۹)

یعنی اللہ تعالیٰ اپنے کلمات یعنی پیشگوئیوں کے ذریعہ حق کو قائم کرتا ہے خواہ مجرم لوگ اسے ناپسند ہی کریں۔

اور بائبل میں بھی یہی اصول بیان کیا گیا ہے جیسا کہ لکھا ہے:-

"اگر تو اپنے دل میں کہے کہ جو بات خداوند نے نہیں کہی ہے اسے ہم کیونکر پہچانیں؟ تو پہچان یہ ہے کہ جب وہ نبی خداوند کے نام سے کچھ کہے اور اس کے کہنے کے مطابق کچھ واقع یا پورا نہ ہو تو وہ بات خداوند کی کہی ہوئی نہیں بلکہ اس نبی نے وہ بات خود گستاخ بن کر کہی ہے تو اس سے خوف نہ کر۔"

(استثناء باب ۱۸ آیت ۲۱-۲۲)

؎ جس بات کو کہے کہ کروں گا یہ ضرور
ٹلتی نہیں وہ بات خدائی یہی تو ہے

مسیحی حضرات یہ اعتراض کرتے ہیں کہ قرآن کریم کی تعلیم تورات اور انجیل سے نقل کی گئی ہے۔ چونکہ مرور زمانہ سے اصل تعلیم جو نبی لے کر آتا ہے محرف و مبدل ہو جاتی ہے اور اس کے بعد میں آنے والا نبی پہلے نبی کی سچی تعلیم کا محافظ اور مہیمن ہوتا ہے۔ بعض اوقات رسم و رواج کو عقیدہ اور مذہب کا رنگ دے دیا جاتا ہے اس لئے اس کی صحیح تعلیم کے معلوم کرنے کا ایک ہی ذریعہ ہے کہ عالم حقیقی یعنی اللہ تعالیٰ اس کا فیصلہ فرمائے۔

چنانچہ اس اختلاف کا فیصلہ کرنے یا صحیح تعلیم کو پیش کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نبی بھیجتا ہے جس کے ساتھ وہ مکالمہ مخاطبہ کرتا ہے۔ پہلے نبی کی تعلیم کے جس حصہ یا واقعہ کا بعد کے نبی کی وحی سے توارد اور تطابق ہو جائے وہ صحیح سمجھا جائے گا اور جس حصہ یا واقعہ کی وحی نے تکذیب کی وہ جھوٹا ثابت ہوگا۔

پس قرآن کریم، انجیل، تورات وغیرہ کتب کے متعلق مخالفین جو اعتراض کرتے ہیں وہ صرف اسی وجہ سے ہے کہ کسی شرعی نبی کی تعلیم میں پہلے نبی کی اصولی تعلیم کا آنا اس کی سچائی اور صحیح اور جائز وارث ہونے کا ثبوت ہے

اگر قرآن سراسر نقل ہوتا تو ان سے پوچھا جائے کہ پھر مسیح کی طبعی موت، تثلیث کی تردید۔ ایسے ہی سور کو حرام قرار دینا۔ شراب، سود سب پردگی وغیرہ امور کو ناجائز ٹھہرانا کہاں سے نقل کیا گیا ہے۔

پس اصل بات یہی ہے کہ ہر بعد میں آنے والا نبی پہلے بھائی (نبی) کی تعلیم کا صحیح وارث ہوتا ہے۔ وہ آکر وحی و الہام اور آسمانی رہنمائی سے اس کی صحیح تعلیم کو جمع کرتا ہے اور اپنے بھائی کو اس کا صحیح مقام دیتا ہے جیسا کہ مسیح نے کہا تھا کہ:

"آنے والا مجھے بری قرار دے گا۔"

اس طرح اگلے کا ماننے والوں کے دلوں میں پہلے انبیاء کی عزت قائم کرتا ہے برخلاف اس کے مسیحی پہلوں کو چور اور بٹمار کہتے ہیں اور آئندہ آنے والوں کو جھوٹا جھوٹوں میں کردوں کا موجب ہوتا ہے۔

(۲) قرآن کریم میں جو پہلی آسمانی و الہامی کتابوں کے قصص بیان کئے گئے ہیں ان کے متعلق یاد رکھنا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ نے ان سب کو اخبار غیبیہ قرار دیتے ہیں۔ جیسا کہ فرمایا:-

"وکلا نقص علیک من انباء الرسل ما نثبت به فؤادک"

(ھود۔ آخری رکوع)

یعنی یہ کہ ہم نے رسولوں کی خبروں میں سے تجھ پر وہ سب پڑھ کر سنا دی ہیں جن کے ذریعہ سے ہم تیرے دل کو استقامت بخشنے والے ہیں۔

ما نثبت به فؤادک میں ان واقعات کو پیشگوئی قرار دیا گیا ہے۔ ورنہ استقامت صرف قصہ سے نہیں ہو سکتی۔ گویا قرآن کریم کا ہر سابقہ واقعہ بیان کرنا جہاں گزشتہ کی تصدیق ہے وہاں آئندہ کی پیشگوئی بھی ہے۔

(۳) اگر قرآن کریم کے بیان کردہ واقعات صرف گزشتہ کی نقل ہوتے تو قرآن کریم کے متعلق کبھی یہ چیلنج نہ دیا جاتا کہ اس کا یہ اس کے ایک حصہ کا مقابلہ کرکے جبکہ یہ حقیقت ہے کہ اس میں گزشتہ واقعات پائے جاتے ہیں معلوم ہوتا ہے کہ اس میں کوئی اور اہم صداقت ہے جس کا دشمن صرف دعویٰ کے ساتھ مقابلہ نہیں کر سکتا اور وہ آئندہ کی پیشگوئی یا پیشخبری ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کی قبر کی دریافت

مکرم مولوی عبدالمنان صاحب شاہد ۔ مربی سلسلہ احمدیہ ساہیوال

سیدنا حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں سب سے پہلے حضرت خلیفہ نورالدین صاحب جموّی رضی اللہ عنہ نے حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کی قبر کشمیر سری نگر محلہ خانیار میں دریافت کی۔ چنانچہ آپ بیان فرماتے ہیں کہ:

"جن دنوں میں شہر کی گشت (برائے رپورٹ مریضان و اموات وغیرہ) کی ڈیوٹی پر تھا تو میں جہاں جاتا قبور کے متعلق وہاں کے لوگوں اور مجاوروں سے سوال کرتا اور حالات معلوم کرتا اور بعض اوقات ان کا ذکر حضرت حکیم مولانا نورالدین صاحب معالج مہاراجہ جموں و کشمیر (حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ) سے بھی کرتا۔ ایک دفعہ میں محلہ خانیار (سری نگر) سے گزر رہا تھا کہ ایک قبر پر میں نے ایک بوڑھے اور بڑھیا کو بیٹھے دیکھا۔ میں نے ان سے پوچھا۔ یہ کس کی قبر ہے؟ تو انہوں نے بتلایا کہ "نبی صاحب" کی ہے۔ (اور یہ قبر یوز آسف شہزادہ نبی اور پیغمبر صاحب کی قبر مشہور تھی۔) میں نے کہا۔ یہاں نبی کہاں سے آگیا۔ تو انہوں نے کہا کہ یہ نبی دور سے آیا تھا اور کئی سو سال قبل آیا تھا۔ نیز انہوں نے بتایا کہ اصل قبر نیچے ہے اس میں ایک سوراخ تھا جس میں سے خوشبو آیا کرتی تھی لیکن ایک سیلاب کا پانی آنے کے بعد یہ خوشبو بند ہو گئی۔ میں نے یہ تذکرہ حضرت مولوی صاحب سے کیا۔ اس واقعہ کو ایک عرصہ گزر گیا۔ اور جب مولوی صاحب (حضرت مولانا حکیم نورالدین صاحب خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ) ملازمت چھوڑ کر قادیان تشریف لے گئے تو حضرت مسیح موعود نے فرمایا کہ مجھے "وَ اٰوَیْنٰھُمَآ اِلٰی رَبْوَۃٍ ذَاتِ قَرَارٍ وَّ مَعِیْنٍ" سے الہاماً معلوم ہوتا ہے کہ واقعی حضرت عیسیٰ کسی ایسے مقام کی طرف گئے جیسے کہ کشمیر ہے اس پر حضرت خلیفہ اول (حضرت مولانا نورالدین صاحب) نے خانیار کی قبر والے واقعہ کے متعلق میری روایت بیان کی۔ حضور نے مجھے بلایا اور اس کے متعلق مجھے تحقیقات کرنے کا حکم دیا۔ چنانچہ میں نے مزید تحقیق کر کے اور کشمیر میں پھر کر ۵۶۰ علماء سے اس قبر کے متعلق دستخط کرا کر حضور کی خدمت میں پیش کئے۔ جسے حضور (حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام) نے بہت پسند فرمایا۔"

(حیات احمد صفحہ ۱۲ حاشیہ مؤلفہ حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی رض)

اس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جب سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی توجہ آیت قرآن کریم وَ اٰوَیْنٰھُمَآ اِلٰی رَبْوَۃٍ ذَاتِ قَرَارٍ وَّ مَعِیْنٍ کی طرف پھیری تو اس کے بعد حضور اقدس نے مزید تحقیقات کرنی شروع کی تا حضرت مسیح علیہ السلام کی قبر دنیا پر منکشف کی جا سکے۔ کاسر صلیب سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:-

"جو شخص ان واقعات پر جو صلیب کے متعلق انجیل میں درج ہیں غور کرے گا تو ان کے پڑھنے سے اسے صاف معلوم ہو جائے گا کہ حضرت مسیح ابن مریم صلیب پر سے زندہ اتر آئے تھے اور [illegible] خیال کرنا [illegible] نہیں [illegible] ان کے بہت سے دشمن تھے اور دشمنی بھی وہ جو ان کے بھائی دشمن تھے اور جیسا کہ وہ پہلے کہہ چکے تھے کہ نبی بے عزت نہیں ہوتا مگر اپنے وطن میں۔ جس سے ان کی ہجرت کا پتہ چلتا ہے کہ انہوں نے ارادہ کر لیا تھا کہ اس ملک کو چھوڑ دیں اور اپنے فرض رسالت کو پورا کرنے کے لئے وہ بنی اسرائیل کی گمشدہ بھیڑوں کی تلاش میں نکلے اور نصیبین کی طرف سے ہوتے ہوئے افغانستان کے راستے کشمیر میں آکر بنی اسرائیل کو جو کشمیر میں موجود تھے تبلیغ کرتے رہے اور ان کی اصلاح کی اور آخر کار ان میں ہی وفات پائی۔ یہ امر ہے جو مجھ پر کھولا گیا ہے"

(ملفوظات احمدیہ جلد ... صفحہ ۳۳ ...)

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اس سلسلہ میں فرماتے ہیں کہ:-

"یہ خدا کا ارادہ تھا کہ وہ چھپا ہوا رہے اور وہ حقیقت ظاہر نہ ہو کہ جو صلیبی اعتقاد کا خاتمہ کر کے اس کی نسبت ابتدا سے یہی مقدر تھا کہ مسیح موعود کے ذریعہ سے دنیا میں ظاہر ہو۔ کیونکہ خدا کے پاک نبی نے یہ پیشگوئی کی تھی کہ صلیبی مذہب نہ گھٹے گا اور نہ اس کی ترقی میں فتور آئے گا۔ جب تک کہ مسیح موعود دنیا میں ظاہر نہ ہو اور وہی ہے جو کسر صلیب اسی کے ہاتھ پر ہوگی اس پیشگوئی میں یہی اشارہ تھا کہ مسیح موعود کے وقت میں خدا کے ارادہ سے ایسے اسباب پیدا ہو جائیں گے جن کے ذریعہ سے صلیبی واقعہ کی اصل حقیقت کھل جائے گی تب انجام ہوگا۔ اور اس عقیدہ کی عمر پوری ہو جائے گی۔ لیکن نہ کسی جنگ اور لڑائی سے بلکہ محض آسمانی اسباب سے جو علمی اور استدلالی رنگ میں دنیا میں ظاہر ہوں گے .... پس ضرور تھا کہ آسمان ان اسباب اور ان شہادتوں اور قطعی اور یقینی ثبوتوں کو ظاہر نہ کرتا جب تک کہ مسیح موعود دنیا میں نہ آتا۔ اور ایسا ہی ہوا اور اب سے جو وہ موعود ظاہر ہوا ہر ایک کی آنکھ کھلے گی اور غور کرنے والے غور کریں گے۔ کیونکہ خدا کا مسیح آگیا۔ اب ضرور ہے کہ دماغوں میں روشنی اور دلوں میں توجہ اور قلموں میں زور اور کمروں میں ہمت پیدا ہو اور اب ہر ایک سعید کو فہم عطا کی جائے گی اور ہر ایک رشید کو عقل دی جائے گی کیونکہ جو چیز آسمان میں چمکتی ہے وہ ضرور زمین کو بھی منور کرتی ہے مبارک وہ جو اس روشنی سے حصہ لے اور کیا ہی سعادت مند وہ شخص ہے جو اس نور میں سے کچھ پاوے"

(مسیح ہندوستان میں ۔ صفحہ ۶۴، ۶۵)

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور ان کے خلفاء کرام و عظام کے فیوض و برکات سے بہرہ مند کرے اور ان کے نور سے منور کرے۔

(اللھم آمین!)

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین!

○

ہی ہو سکتی ہے ورنہ یہ چیلنج کوئی حیثیت نہیں رکھتا۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"یاد رہے کہ دنیا میں صرف قرآن شریف ہی ایک ایسی کتاب ہے جس کی طرف سے معجزہ ہونے کا دعویٰ پیش ہوا اور بڑے زور سے یہ دعویٰ کیا گیا کہ [illegible] کی خبریں اور [illegible] قصے سب غیب [illegible] ہے اور آئندہ کی خبریں قیامت تک اس میں درج ہیں۔"

(چشمہ مسیحی صفحہ ...)

واٰخر دعوانا ان الحمد للہ رب العٰلمین!

انصار اللہ اور تحریک جدید

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:-

"حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے تحریک جدید کے ذمہ اللہ تعالیٰ کی منشاء کے مطابق جو کام لگایا ہے وہ بڑا ہی اہم اور بڑا ہی مشکل ہے .... آج اللہ تعالیٰ نے جو فیصلہ کیا ہے کہ وہ پھر سے اسلام کو ساری دنیا میں غالب کرے گا۔ مجلس اس وعدہ کو پورا کرنے کے لئے جدوجہد کرے اور ساری جماعت اس کے ساتھ شامل ہے کیونکہ ہم سارے ایک جان ہی ہیں"

ہمارے انصار اللہ بھائیوں کو چاہیئے کہ اس ارشاد گرامی کی روشنی میں اشاعت اسلام کے لئے اپنی تمام تر استعدادوں استعمال میں لا کر تحریک جدید کے مالی جہاد میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث بنیں۔

(وکیل المال اول ۔ تحریک جدید)

ہر صاحب استطاعت احمدی کو چاہیئے کہ وہ الفضل خود خرید کر پڑھے۔

(مینیجر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ:
مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر مع وجوہ تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

مسل نمبر ۲۳۵۳۹

میں شمیلہ بیگم زوجہ احمد اللہ صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۲۸ سال۔ پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۲-۱-۶۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ حق مہر بذمہ خاوند/۱۱۰۰ روپے
۲۔ زیور طلائی (i) کانٹے طلائی وزنی ۱ ۱/۲ تولہ مالیتی/۱۰۰۰ روپے (ii) انگوٹھی طلائی وزنی ۳ ماشہ/۱۷۵ روپے۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ شمیلہ بیگم زوجہ احمد اللہ صاحب۔ ۹/۳ دارالرحمت غربی ربوہ۔ ضلع جھنگ
گواہ شد۔ احمد اللہ ولد چوہدری علی احمد صاحب۔ ربوہ
گواہ شد۔ محمد صادق بٹ ولد محمد یوسف صاحب۔ احمد نگر۔

مسل نمبر ۲۳۵۴۰

میں امۃ الحی زوجہ مرزا محمد حسین صاحب قوم ککے زئی پیشہ خانہ داری عمر ۶۰ سال بیعت ساکن کراچی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۹-۱-۶۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ ایک پلاٹ ۶۰۰ مربع گز اللہ آباد ٹاؤن کراچی مالیتی/۱۸۰۰ روپے
۲۔ کڑے طلائی وزنی ۴ تولہ مالیتی/۴۰۰ روپے
۳۔ کانٹے طلائی ۱ تولہ مالیتی/۶۰۰ روپے
۴۔ حق مہر خرچ ہو چکا ہے/۱۰۰۰ روپے۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہوگا اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی

اس وقت مجھے مبلغ/۱۰۰ روپے ماہوار آمد بصورت جیب خرچ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ امۃ الحی زوجہ مرزا محمد حسین صاحب بنگلہ E-۱۱۵ بلاک ۲ PECHS کراچی ۲۹
گواہ شد۔ مرزا محمد حسین
گواہ شد۔ مسعود احمد خورشید وصیت ۹۰۲۲۔

مسل نمبر ۲۳۵۴۱

میں میاں نذیر احمد ہنجرا ولد میاں غلام نبی صاحب قوم ہنجرا پیشہ زمینداری عمر ۴۴ سال بیعت مارچ ۱۹۵۴ء ساکن کوٹ قاضی ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۸-۱-۶۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ زرعی اراضی ۴۵ کنال مالیتی/۶۰۰۰ روپے
۲۔ ایک عدد مکان واقع کوٹ قاضی مالیتی/۱۶۰۰ روپے
۳۔ دو عدد راس بھینس۔ ایک عدد راس گائے ایک عدد راس بیل مالیتی/۹۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ/۴۰۰ روپے سالانہ آمد بصورت زرعی زمین ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد۔ میاں نذیر احمد ہنجرا ولد میاں غلام نبی ساکن کوٹ قاضی ڈ۔خ کوٹ رحمت ضلع جھنگ۔
گواہ شد۔ رانا سعید احمد۔
گواہ شد۔ مبشر احمد ہنجرا۔

مسل نمبر ۲۳۵۴۲

میں قدسیہ شمیم زوجہ حمید الدین مسعود صاحب قوم گوندل پیشہ خانہ داری عمر ۴۰ سال پیدائشی احمدی ساکن احمد نگر ضلع جھنگ۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۵-۲-۶۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ حق مہر بذمہ خاوند/۱۰۰۰ روپے
۲۔ زیور طلائی کانٹے وزن ۱ تولہ/۲۰۰ روپے
۳۔ زیور طلائی انگوٹھیاں دو عدد وزن ۶ ماشہ/۳۰۰ روپے
۴۔ ایک کلائی گھڑی/۱۰۰ روپے
۵۔ ایک سلائی مشین استعمال شدہ/۲۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ قدسیہ شمیم زوجہ حمید الدین مسعود احمد نگر ضلع جھنگ۔
گواہ شد۔ حمید الدین ولد عزیز الدین صاحب احمد نگر۔
گواہ شد۔ ناصر احمد ولد اللہ بخش صاحب احمد نگر۔

مسل نمبر ۲۳۵۴۳

میں صدیقہ خانم بیوہ علی اکبر خان صاحب قوم پٹھان پیشہ خانہ داری عمر ۶۲ سال بیعت ۱۹۳۱ء ساکن امامیہ کالونی ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۷-۱۲-۶۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ نقد رقم مبلغ/۱۰۰۰ روپے
۲۔ دالیاں طلائی ۱ ۱/۲ تولہ/۵۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ/۱۰۵ روپے ماہوار آمد بصورت پنشن ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ صدیقہ خانم بیوہ علی اکبر خان صاحب محلہ خیمہ گاہ گلی نمبر ۱ امامیہ کالونی ضلع شیخوپورہ۔
گواہ شد۔ عطاء الرحمن پسر علی اکبر خان صاحب
گواہ شد۔ ماسٹر محمد صادق صدر جماعت احمدیہ فیکٹری ایریا شاہدرہ لاہور۔

مسل نمبر ۲۳۵۴۴

میں سیدہ صادقہ بنت سید محمد حسین صاحب قوم سید پیشہ طالب علم عمر ۲۳ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۴-۱-۶۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ چوڑیاں ۴ عدد وزن ۳ تولے مالیت/۸۰۰ روپے
۲۔ بالیاں ایک جوڑی وزن ۹ ماشے/۱۵۰ روپے
۳۔ انگوٹھے دو عدد وزن ۱ ماشہ/۳۰ روپے
۴۔ گھڑی ایک عدد/۱۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ/۱۰ روپے ماہوار آمد بصورت جیب خرچ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ سیدہ صادقہ بنت سید محمد حسین صاحب ۱۲/۲۲ دارالرحمت شرقی ربوہ۔
گواہ شد۔ چوہدری محمد شریف ابن چوہدری عبدالرزاق صاحب وصیت ۷۰۳۶
گواہ شد۔ ملک محمد احمد ولد فضل احمد صاحب وصیت ۶۵۸۵

گمشدہ تھیلا

جلسہ سالانہ کے چند دن بعد لاہور سے واپسی پر براستہ ملتان جانے والی ایک بس میں خاکسار کا ایک تھیلا رہ گیا تھا جس میں ایک عدد ریڈیو کا لائسنس بنام مبارک احمد باجوہ سابق چیئرمین چک نمبر ۵ احمد آباد نیز سلسلہ کی چند کتابیں اور دو ریتیاں تھیں۔
اگر کسی دوست کو یہ تھیلا ملا ہو وہ مندرجہ ذیل پتہ پر اطلاع دیکر ممنون فرمائیں۔
نذیر احمد چک نمبر ۵ احمد آباد۔ ڈاکخانہ گولارچی (ٹنڈو اکرام) ضلع بدین سندھ

درخواست دعا

مکرم میجر بشیر احمد صاحب سیالکوٹ چھاؤنی کے بھتیجے عقیل احمد کا اپریشن ہوا ہے احباب جماعت اس کی صحت کاملہ وعاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جملہ مذاہب اور فرقوں کی آزادی کا بنیادی اصول ہمارے لئے ایک عہد کا درجہ رکھتا ہے

ہم کسی کے مذہب اور عقائد میں کبھی مداخلت نہیں کریں گے

قائداعظم نے فرمایا:۔

"مسلم لیگ اور میں نے بار بار اس امر کو واضح کر دیا ہے کہ ہم ہر مسلمان فرقے اور غیر مسلم اقلیتوں کے ساتھ انصاف اور حسنِ سلوک کے علمبردار ہیں مسلم لیگ کے لئے جملہ مذاہب اور فرقوں کی آزادی کا بنیادی اصول ایک عہد کا درجہ رکھتا ہے اور وہ شروع ہی سے اس کی پابند ہے۔ مسلم لیگ مسلمانوں نے کسی فرقہ یا غیر مسلموں اور اقلیتوں کے مذہب اور عقائد میں کبھی مداخلت نہیں کرے گی۔"

(مسٹر جناح کی بعض عالیہ تحریرات اور تقاریر (انگریزی) جلد ۲ صفحہ ۳۱۰)

"پاکستان میں اقلیتوں کی پوری پوری حفاظت کی جائے گی خواہ وہ کسی بھی فرقے سے تعلق رکھتی ہوں۔ ان کا مذہب اور ایمان پاکستان میں بالکل سلامت اور محفوظ رہے گا۔ اُن کی عبادت کی آزادی میں کسی قسم کی مداخلت نہیں کی جائے گی۔ اُن کے مذہب، عقیدے، جان و مال اور اُن کی ثقافت کا مناسب تحفظ ہو گا۔ وہ بلا لحاظ رنگ و نسل ہر اعتبار سے پاکستان کے شہری ہوں گے۔"

(بابائے قوم قائداعظم محمد علی جناح صفحہ ۲۳)

ضرورت ڈاکٹر صاحبان

مغربی افریقہ کے لئے ایسے احمدی ڈاکٹر صاحبان جن پر حکومت کی طرف سے کوئی پابندی عائد نہ ہو اپنے مکمل کوائف اور درخواست امیر صاحب کی تصدیق سے مندرجہ ذیل پتہ پر بھجوائیں۔

وکیل التبشیر
تحریک جدید۔ ربوہ

یوم مسیح موعودؑ کا التواء

احباب کرام کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ "یوم مسیح موعودؑ" ملتوی ہو گیا ہے اب یہ تقریب ۲۱۔ اپریل ۱۹۷۸ء کو منائی جائے گی۔

(ناظر اصلاح و ارشاد)

ولادت

(۱) اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے میرے بیٹے ونگ کمانڈر عزیز عبدالرشید احمد صاحب پشاور (ابن محترم بابو عبدالعزیز صاحب سابق سیکرٹری مجلس کارپرداز مقبرہ بہشتی ربوہ) کو یکم مارچ ۱۹۷۸ء کو تیسرا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ الحمد للہ

جملہ احمدی بہنیں اور بھائی دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس بچے کو لمبی صالح زندگی دے اور ہم سب کے لئے اسے قرۃ العین بنائے۔ آمین

میری صحت مختلف عوارض سے علیل رہتی ہے بینائی بھی کمزور ہو گئی ہے احباب سے میری صحت کاملہ اور بینائی کی بحالی کے لئے بھی درخواستِ دعا ہے۔

(مسعودہ بیگم والدہ ونگ کمانڈر عبدالرشید احمد صاحب ۱۸۱۴ بڈھ بیر پشاور)

(۲) خاکسار کی ہمشیرہ فراست فاروق کو اللہ تعالیٰ نے ۴ مارچ ۱۹۷۸ء کو فرزند عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم شیخ محمد اقبال صاحب آف کوئٹہ کا نواسہ اور مکرم چوہدری غلام احمد صاحب آف لاہور کا پوتا ہے۔ بزرگانِ سلسلہ نومولود کی درازیٔ عمر اور دینی و دنیوی ترقیات کے لئے دعا فرمائیں۔

(خاکسار شیخ جاوید اقبال کراچی)

(۳) مورخہ ۷ فروری ۱۹۷۸ء برادرم عبدالمجید صاحب آف گوجرانوالہ کو اللہ تعالیٰ نے دوسرا بچہ عطا فرمایا ہے۔ بچہ کا نام شعیب احمد تجویز ہوا ہے۔ نومولود محترم میاں عبدالغنی صاحب مرحوم کا پوتا اور محترم قریشی مختار محمود صاحب وکالت مال اوّل کا نواسہ ہے۔

احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ بچہ کو لمبی عمر عطا فرمائے اور خادمِ دین بنائے۔ آمین۔

(محمد اسمٰعیل منیر استاذ الجامعہ ربوہ)

کل ربوہ بیڈمنٹن ٹورنامنٹ

شعبہ صحت جسمانی مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے زیر اہتمام مورخہ ۲۳، ۲۴، ۲۵ مارچ ایوانِ محمود میں کل ربوہ بیڈمنٹن ٹورنامنٹ منعقد ہو رہا ہے۔

یہ ٹورنامنٹ تین سیکشنوں میں کھیلا جائے گا:۔ (۱) جونیئر سیکشن (۲) سینئر سیکشن (۳) انصار و مہتممین سیکشن۔

تمام خدام سے التماس ہے کہ اس میں زیادہ سے زیادہ شامل ہو کر ٹورنامنٹ کی رونق بڑھائیں۔

نوٹ:۔ انٹری فیس سنگل اور ڈبل بالترتیب -/۱۵ اور -/۲۰ روپے ہوگی۔

(مہتمم صحتِ جسمانی)

سٹینڈنگ فنانس کمیٹی کا اجلاس

سٹینڈنگ فنانس کمیٹی کا اجلاس مورخہ ۳۱ مارچ بروز جمعہ گیارہ بجے قبل دوپہر مکرم ناظر صاحب بیت المال خرچ کے دفتر میں ہو گا انشاء اللہ۔ تمام ممبران سے درخواست ہے کہ وقتِ مقررہ پر تشریف لا کر اجلاس میں شمولیت فرمائیں۔

(سیکرٹری سٹینڈنگ فنانس کمیٹی)

دعائے مغفرت

میری نانی جان محترمہ بیگم بابو فضل الٰہی صاحب پراچہ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام ۱۰ مارچ کو صبح نو بجے بھیرہ میں اس جہانِ فانی سے رخصت ہو گئیں، انا للہ وانا الیہ راجعون۔ محترمہ نانی جان کی عمر اس وقت تقریباً نوّے برس تھی۔ اُن کی نماز جنازہ اسی دن حسن صاحب پراچہ زعیم مجلس انصار اللہ بھیرہ نے پڑھائی اور تدفین بھیرہ میں ہی عمل میں آئی۔ انہوں نے اپنے پیچھے دو بیٹے مکرم میجر منظور الٰہی صاحب لاہور اور مکرم کرم الٰہی صاحب بالی لاہور اور تین بیٹیاں اور پچاس کے قریب پوتے پوتیاں اور نواسے نواسیاں چھوڑے ہیں۔ احباب جماعت سے مغفرت کے لئے درخواستِ دعا ہے اللہ تعالیٰ ان کو جنت الفردوس کے اعلیٰ مقام میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبرِ جمیل عطا کرے۔ آمین

(امۃ الرحمٰن پراچہ جنرل سیکرٹری لجنہ بھیرہ)

درخواستہائے دعا

(۱) میری اہلیہ تقریباً ایک ماہ سے سول ہسپتال فیصل آباد میں زیرِ علاج ہیں ان کی جلد صحتیابی کے لئے درخواستِ دعا ہے۔ (سید شمس الحق کارکن دارالافتاء ربوہ)

(۲) خاکسار کے والد محترم نورالدین صاحب افسر معلم وقفِ جدید بنگلہ دیش میں سخت بیمار ہیں۔ احبابِ جماعت سے درخواستِ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ میرے والد صاحب محترم کو جلد شفا دے اور خدمتِ دین کی مزید توفیق عطا فرمائے۔

(امۃ السمیع طاہرہ اہلیہ محمد انیس الرحمٰن صاحب مبلغ انگلستان)

اعلانِ تعطیل

۲۳ مارچ بروز جمعرات دفتر الفضل میں یوم پاکستان کی تعطیل ہوگی اور پرچہ شائع نہیں ہوگا۔ قارئین و ایجنٹ صاحبان مطلع رہیں۔

(مینجر)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴